

کمر درد کی وجہ سے رکوع اور سجدے کے بغیر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی خاتون کو کمر کے مہروں میں درد کی وجہ سے ڈاکٹر جھکنے سے منع کر رہے ہوں کہ اس سے بیماری بڑھنے کا اندیشہ ہے۔ کمر کا درد بھی کئی سال پرانا ہے اور اس میں زیادتی ہو رہی ہے۔ خود ان کا بھی یہ تجربہ ہو کہ اگر جھکانے تو کمر درد میں افاقہ ہوتا ہے، اس بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ کیا اس صورت میں ان کو نمازوں میں بغیر جھکے یعنی رکوع اور سجدہ سر کے اشارے سے کرنے کی اجازت مل سکتی ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اصول یہ ہے کہ جو شخص حقیقی سجدے پر قادر ہو اس کیلئے حقیقی سجدہ کرنا فرض ہے، سجدے کا اشارہ کافی نہیں۔ یونہی جو شخص حقیقی رکوع پر قادر ہو اس کیلئے حقیقی رکوع کرنا فرض ہے، رکوع کا اشارہ کافی نہیں۔ حقیقی سجدے کی دو صورتیں ہیں: ایک یہی کہ اصل زمین پر سجدہ کرنے کی قدرت ہو تو زمین پر سجدہ کرنا فرض ہے۔ دوسرا یہ کہ زمین سے 12 انچ (یعنی 9 انچ) تک کوئی اونچی سخت چیز رکھ کر اس پر سجدہ کر سکتا ہو، تو اس چیز پر سجدہ کرنا فرض ہے اور یہ بھی حقیقی سجدہ ہی ہے، سجدے کا اشارہ نہیں۔

حقیقی رکوع کی بھی مختلف نوعیتیں ہیں: ایسا مریض جو سر کے اشارے سے ہی نماز پڑھنے پر قادر ہو، تو ظاہر ہے کہ اس کیلئے سر کا اشارہ ہی حقیقی رکوع ہے۔ جبکہ جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہو، اس کیلئے حقیقی رکوع کا ادنیٰ کم سے کم درجہ یہ ہے کہ وہ اتنا جھکے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں کو پہنچ جائیں، اور کامل درجہ ہے کہ پیٹھ سیدھی ہو جائے، اور یہ بھی مرد کیلئے ہے، ورنہ عورت کو یہی حکم ہے کہ رکوع میں پیٹھ سیدھی نہ کرے۔ اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو، اس کے حق میں حقیقی رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ سر کے ساتھ کمر کا معمولی جھکنا بھی پایا جائے اور پیشانی گھٹنوں کے مقابل یعنی سیدھ

میں نہ آئے جبکہ بیٹھ کر نماز پڑھنے میں کامل رکوع یہ ہے کہ سر اور کمر کو اتنا جھکانے کہ پیشانی بھی گھٹنوں کے مقابل یعنی سیدھ میں آجائے۔

یہ تفصیل بہت اہم ہے جو یہاں اور اس کے علاوہ کئی مواقع پر مفید ثابت ہوگی۔ اب ہم یہاں اسی تفصیل کی روشنی میں صورتِ مسئلہ کا جواب بیان کئے دیتے ہیں جو کہ دو صورتوں پر مشتمل ہے :

(1) اگر کمر کے مہرے کا مریض زمین پر براہ راست جھک کر سجدہ نہ کر سکتا ہو، لیکن زمین پر بارہ انگل (9 انچ) اونچی سخت چیز رکھ کر سجدہ کر سکتا ہو اور اتنے بھٹکنے سے مطلقاً تکلیف نہ ہو، یا قابل برداشت تکلیف ہو اور اس سے تکلیف کے بڑھ جانے، یا دیر سے صحیح ہونے، یا مہروں کے خراب ہونے کا بھی کوئی صحیح اندیشہ نہ ہو، تو ایسی صورت میں مریض کو زمین پر رکھی بارہ انگل اونچی سخت چیز پر جھک کر سجدہ کرنا فرض ہوگا، اور زمین یا کرسی پر بیٹھ کر صرف سر کے اشارے سے سجدہ کرنے سے سجدہ نہیں ہوگا اور نماز بھی نہیں ہوگی۔ اس صورت میں حقیقی سجدے پر قدرت ہونے کی وجہ سے فرض قیام ساقط نہیں ہوگا، لہذا جن نمازوں میں قیام فرض ہے یعنی فرض، واجب اور سنت فجر، ان میں قیام پر قدرت ہوتے ہوئے قیام بھی فرض ہوگا، ان نمازوں میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھی، تو نماز نہیں ہوگی۔

پھر جب یہاں سجدے پر قدرت پائی جائے گی تو حقیقی رکوع پر بھی بدرجہ اولیٰ قدرت پائی جائے گی، البتہ حقیقی رکوع کی نوعیت میں کھڑے اور بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے اعتبار سے فرق ہوگا۔ جن نمازوں میں قیام فرض ہے، ان میں حقیقی رکوع کیلئے کم از کم اتنا جھکنا ہوگا کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں، اس سے رکوع ہو جائے گا اگرچہ بیٹھ سیدھی نہ ہو بلکہ عورت کیلئے تو یہی حکم ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ اور جن نمازوں میں قیام فرض نہیں ان میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو صرف سر کے ساتھ کمر کے معمولی جھکانے سے بھی حقیقی رکوع ہو جائے گا، اگرچہ کامل رکوع یہ ہے کہ پیشانی بھی گھٹوں کے برابر آجائے۔

(2) اگر کمر کے مہرے کا مریض اتنا بھی نہ جھک سکتا ہو کہ وہ زمین پر بارہ انگل (9 انچ) اونچی سخت چیز رکھ پر اس پر سجدہ کر سکے کہ اس طرح سجدہ کرنے سے اُسے ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہو، یا تکلیف تو اتنی شدید نہ ہو مگر تکلیف کے مزید بڑھ جانے، یا دیر سے صحیح ہونے، یا مہروں کے خراب ہو جانے کا غالب گمان ہو تو اس صورت میں حقیقی سجدہ ساقط ہو جائے گا اور حقیقی سجدے پر قدرت نہ ہونے کے سبب فرض قیام بھی ساقط ہو جائے گا، لہذا اب زمین یا کرسی پر بیٹھ کر

سجدے کیلئے اشارہ کر کے نماز ادا کرنے کی رخصت ہوگی لیکن چونکہ بیٹھ کر رکوع کیلئے صرف اتنا جھکنا بھی کافی ہوتا ہے کہ سر کے ساتھ کمر بھی تھوڑی سی جھک جائے۔ اور عام طور پر ایسا مریض بھی اتنا تو جھک ہی سکتا ہے اور اس سے کوئی نقصان کا اندیشہ بھی نہیں ہوتا، لہذا اس صورت میں بھی کم از کم حقیقی رکوع کا ادنیٰ درجہ یعنی سر کے ساتھ کمر کو بھی معمولی جھکانا ضروری ہوگا، صرف سر کے اشارے سے رکوع نہیں ہوگا۔ البتہ اس صورت میں یہ خیال رکھنا ہوگا کہ رکوع کیلئے جتنا بھی جھکے، سجدے کے اشارے میں سر کو اس سے زیادہ جھکائے، اگر سجدے کے لیے سر زیادہ نہ جھکایا، تو سجدہ نہ ہوگا اور نماز بھی نہیں ہوگی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ پہلی صورت میں تو ایسے مریض کی نماز، حقیقی رکوع اور حقیقی سجدے کے ساتھ ہی ادا ہوگی، جبکہ دوسری صورت میں حقیقی رکوع اور سجدے کے اشارے سے نماز ادا کرنا کہلانے گی۔

کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں حقیقی رکوع کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں کو پہنچ جائیں، چنانچہ حاشیۃ الطحاوی علی

مراتی الفلاح میں ہے: "قوله: "وهو الإنحناء بالظهر والرأس جميعاً" هذا معناه الشرعي ومعناه لغة مطلق الإنحناء والميل يقال ركعت النخلة إذا مالت وأدناه شرعاً إنحناء الظهر بحيث لو مديدية ينال ركبتيه وفي البدائع روى الحسن عن أبي حنيفة فيمن لم يقم أي يعدل صلبه في الركوع إن كان إلى القيام أقرب من تمام الركوع لم يجزه وإن كان أقرب إلى تمام الركوع من القيام أجزاء إقامة للأكثر مقام الكل اهدومثله في السراج عن الكرخي قال المحقق ابن أميرحاج وذلك لأن الركوع إنحناء الظهر كما تقدم وإذا وجد بعض الإنحناء دون البعض ترجح الأكثر وصارت العبرة له اهدوإنما يكون إلى تمام الركوع أقرب إذا كان بحيث تنال يداه ركبتيه و

تمامه هو أن يبسط ظهره ويساوي رأسه بعجزه" ترجمہ: اور مصنف کا قول کہ "رکوع کمر اور سر دونوں کے جھکاؤ کا نام ہے" تو یہ اس کا شرعی مطلب ہے، اور لغوی معنی مطلق جھکاؤ اور مائل ہونا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے: کھجور کا درخت جھک گیا، جب وہ ڈھلک جائے۔ اور شرعی طور پر رکوع کی کم از کم حد یہ ہے کہ آدمی اپنی کمر کو اتنا جھکائے کہ اگر وہ اپنے ہاتھ بڑھائے تو اس کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ اور بدائع الصنائع میں حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا کہ اگر کسی نے رکوع میں کمر کو سیدھا نہ کیا (یعنی مکمل رکوع نہ کیا)، تو اگر اس کی حالت بہ نسبت مکمل رکوع کے، قیام کے زیادہ قریب ہے، تو اس کا رکوع درست نہ ہوگا، اور اگر وہ بہ نسبت قیام کے، مکمل رکوع سے زیادہ قریب ہے، تو اس کا رکوع درست ہو جائے گا، کیونکہ اکثر کوکل کے قائم مقام سمجھا جاتا ہے۔

سراج میں بھی امام کرنی علیہ الرحمۃ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ محقق ابن امیر حاج علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: رکوع، کمر کے جھکاؤ کا نام ہے جیسا کہ پہلے بیان ہوا۔ اگر کچھ جھکاؤ پایا گیا ہو لیکن مکمل نہ ہو، تو دیکھا جائے گا کہ جھکاؤ زیادہ کس طرف ہے، اور اسی کو بنیاد بنایا جائے گا۔ اور آدمی کی حالت اُس وقت مکمل رکوع سے زیادہ قریب ہوگی جب اس کا جھکاؤ اس حد تک ہو جائے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ رکوع کی مکمل حالت یہ ہے کہ آدمی اپنی کمر کو سیدھا کرے اور اس کا سر اس کی پشت کے برابر ہو جائے۔ (حاشیۃ الطحاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ 229، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

در مختار مع حاشیۃ الطحاوی میں ہے: ”(ومنہا الركوع بحیث لو مدید یہ نال رکبتیہ) ثم هذا فی الركوع قائماً وان رکع جالساً ینبغی أن یحاذی بجہتہ رکبتیہ ابو السعود“ ترجمہ: نماز کے فرائض میں سے ایک فرض رکوع ہے، اس طرح کہ اگر وہ اپنے ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائیں، اور یہ حکم اس وقت ہے جب آدمی کھڑے ہو کر رکوع کر رہا ہو۔ اور اگر وہ بیٹھ کر رکوع کرے، تو چاہیے کہ اس کی پیشانی اس کے گھٹنوں کے برابر ہو جائے۔ ابو السعود۔ (حاشیۃ الطحاوی علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 121، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

عورت رکوع میں بیٹھ سیدھی نہیں کرے گی، بلکہ صرف اتنا جھکے گی کہ ہاتھ گھٹنوں کو پہنچ جائیں، چنانچہ ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے: ”وأما المرأة فتتحني في الركوع يسيراً۔۔ لأن ذلك أستر لها“ ترجمہ: بہر حال عورت، تو وہ رکوع میں تھوڑا سا جھکے گی۔۔۔ کیونکہ یہ طریقہ اس کے لیے زیادہ پردے والا ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 241، دارالمعرفہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، بیٹھ سیدھی نہ کرے“۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 526، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بیٹھ کر نماز پڑھے تو حقیقی رکوع، سر کے جھکاؤ کے ساتھ کمر کے جھکانے کا نام ہے، چنانچہ نیت المصلی مع غنیۃ المستملی میں ہے: ”(الركوع وهو طأأة الرأس) أي خفضه لكن مع انحناء الظهر لانه هو المفهوم من موضوع اللغة فیصدق علیه قوله تعالیٰ (ارکعوا)“ ترجمہ: رکوع تو وہ سر کو جھکانا ہے، لیکن کمر کے جھکاؤ کے ساتھ، کیونکہ لغت کی وضع سے یہی سمجھا گیا ہے، لہذا اسی پر اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان صادق آتا ہے: ”ارکعوا“ (یعنی رکوع کرو)۔ (نیت المصلی مع غنیۃ المستملی، صفحہ 244، مطبوعہ کوئٹہ)

پیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا رکوع کیلئے صرف سر کو جھکانا محض اشارہ ہے، حقیقی رکوع نہیں، البتہ کمر کے جھکانے کے ساتھ رکوع کرے تو یہ حقیقی اور معتبر رکوع ہے، چنانچہ ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے: ”إن كان ركوعه بمجرد إيماء الرأس من غير انحناء وميل الظهر فهذا إيماء لا ركوع فلا يعتبر السجود بعد الإيماء مطلقاً وإن كان مع الانحناء كان ركوعاً معتبراً حتى إنه يصح من المتطوع القادر على القيام“ ترجمہ: اگر کسی کا رکوع کمر کے جھکانے بغیر صرف سر کے اشارے سے ہو، تو یہ محض اشارہ ہے، حقیقی رکوع نہیں، لہذا اشارے کے بعد کیا جانے والا سجدہ کسی بھی حال میں معتبر نہیں ہوگا اور اگر رکوع کمر کے جھکاؤ کے ساتھ ہو، تو وہ معتبر رکوع ہوگا، یہاں تک کہ اس نفل نماز پڑھنے والے سے بھی درست ہوگا جو قیام پر قدرت رکھتا ہو (لیکن پیٹھ کر نفل نماز پڑھ رہا ہو)۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 686، دارالمعرفة، بیروت)

جو کمر کے جھکانے پر قدرت کے باوجود صرف سر کے اشارے سے رکوع کرے گا، اس کا فرض ادا نہیں ہوگا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو مریض ایسا ہو کہ صرف سر کے اشارے سے ہی نماز پڑھنے پر قادر ہو، صرف اس کیلئے سر سے اشارہ کرنا حقیقی رکوع ہے، باقیوں کیلئے نہیں، چنانچہ حلبۃ الجلی شرح نیت المصلیٰ میں ہے: ”وفی الحاوی: وفرض الركوع انحناء الظهر۔ ومقتضى هذا انه اذا طأ طأ رأسه ولم يحن ظهره اصلا مع قدرته عليه لا يخرج عن عهدة فرض الركوع“ ترجمہ: اور حاوی میں ہے: فرض رکوع تو وہ کمر کا جھکانا ہے، اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ اگر کسی نے صرف سر کو جھکایا اور کمر بالکل نہیں جھکائی، باوجود اس پر قدرت کے، تو وہ رکوع کے فرض کی ادائیگی سے بری نہیں ہوگا (یعنی اس کا رکوع کا فرض ادا نہ ہوگا)۔ (حلبۃ الجلی شرح نیت المصلیٰ، جلد 2، صفحہ 58، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

پیٹھ کر نماز پڑھنے والے کیلئے کامل رکوع یہ ہے کہ وہ اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے برابر آجائے، چنانچہ ردالمختار علی الدر المختار میں ہے: ”وفی حاشیة الفتال عن البرجندي: ولو كان يصلي قاعدا ينبغي أن يحاذي جبهته قدام ركبتيه ليحصل الركوع، قلت: ولعله محمول على تمام الركوع، وإلا فقد علمت حصوله بأصل طأ طأة الرأس أي مع انحناء الظهر“ ترجمہ: اور حاشیہ فتال میں برجندي سے ہے کہ اگر نمازی پیٹھ کر نماز پڑھ رہا ہو تو چاہیے کہ اس کی پیشانی اس کے گھٹنوں کے برابر ہو جائے تاکہ رکوع حاصل ہو جائے۔ میں (علامہ شامی یہاں) کہتا ہوں کہ ممکن ہے یہ بات مکمل رکوع پر محمول ہو ورنہ تم جان چکے ہو کہ رکوع، اصل میں سر کو کمر کے جھکانے کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے۔ (ردالمختار علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 167، دارالمعرفة، بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”رکوع میں قدر واجب تو اسی قدر ہے کہ سر جھکانے اور پیٹھ کو قدرے خم دے مگر پیٹھ کو نماز پڑھے تو اس کا درجہ کمال و طریقہ اعتدال یہ ہے کہ پیشانی جھک کر گھٹنوں کے مقابل آجائے۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد 6، صفحہ 157، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

زمین سے بارہ انگل (9 انچ) بلند چیز پر سجدہ کر سکتا ہو، تو یہ حقیقی سجدہ ہے، لہذا اس پر قدرت ہونے اس چیز پر سجدہ کرنا ہی لازم ہوگا، سجدے کیلئے اشارہ کرنے سے سجدہ نہیں ہوگا اور نماز نہیں ہوگی، چنانچہ ردالمحتار علی الدر المختار میں ہے: ”إن كان الموضوع مما يصح السجود عليه كحجر مثلاً ولم يزد ارتفاعه على قدر لبنة أو لبنتين فهو سجود حقيقي فيكون راعياً ساجداً مومئاً۔۔۔ بل يظهر لي أنه لو كان قادراً على وضع شيء على الأرض مما يصح السجود عليه أنه يلزمه ذلك لأنه قادر على الركوع والسجود حقيقة، ولا يصح الإيماء بهما مع القدرة عليهما بل شرطه

تعذرهما“ ملتقطاً۔ ترجمہ: اگر وہ زمین پر رکھی چیز ایسی ہے کہ جس پر سجدہ کرنا درست ہے مثلاً پتھر اور وہ ایک یا دو اینٹوں (9 انچ) سے زیادہ بلند بھی نہیں تو اس پر کیا جانے والا سجدہ حقیقی سجدہ ہے لہذا وہ رکوع اور سجدہ کرنے والا ہوگا، اشارہ کرنے والا نہیں،۔۔۔ بلکہ میرے لئے تو یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اگر کوئی زمین پر ایسی چیز رکھنے پر قادر ہو جس پر سجدہ کرنا درست ہو، تو اس چیز پر سجدہ لازم ہوگا، کیونکہ وہ حقیقت میں رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہے۔ اور رکوع و سجدہ پر قدرت ہوتے ہوئے محض اشارے سے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوتا، بلکہ اشارے کیلئے ان دونوں (یعنی حقیقی رکوع و سجدے) کا متعذر ہونا شرط ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 686، دار المعرفۃ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”اگر کوئی اونچی چیز زمین پر رکھی ہوئی ہے اُس پر سجدہ کیا اور رکوع کے لیے صرف اشارہ نہ ہو بلکہ پیٹھ بھی جھکائی تو صحیح ہے بشرطیکہ سجدہ کے شرائط پائے جائیں مثلاً اس چیز کا سخت ہونا جس پر سجدہ کیا کہ اس قدر پیشانی دب گئی ہو کہ پھر دبانے سے نہ دبے اور اس کی اونچائی بارہ انگل سے زیادہ نہ ہو۔ ان شرائط کے پائے جانے کے بعد حقیقہ رکوع و سجدہ پائے گئے، اشارہ سے پڑھنے والا اسے نہ کہیں گے اور کھڑا ہو کر پڑھنے والا اس کی اقتدا کر سکتا ہے اور یہ شخص جب اس طرح رکوع و سجدہ کر سکتا ہے اور قیام پر قادر ہے تو اس پر قیام (بھی) فرض ہے یا اثنائے نماز میں قیام پر قادر ہو گیا تو جو باقی ہے اسے کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے لہذا جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا مگر شرائط مذکورہ کے ساتھ کوئی چیز زمین پر رکھ کر سجدہ کر سکتا ہے، اس پر فرض ہے کہ اسی طرح سجدہ کرے اشارہ جائز نہیں۔“ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ

جو شخص سجدے پر قادر ہوگا تو وہ رکوع پر بھی بدرجہ اولیٰ قادر ہوگا، چنانچہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ ردالمحتار میں لکھتے ہیں :
 ”قال في البحر: ولم أر ما إذا تعذر الركوع دون السجود غير واقع اهـ أي لأنه متى عجز عن الركوع عجز عن
 السجود نهر“ ترجمہ : بحر میں فرمایا کہ میں نے اس صورت کا حکم نہیں دیکھا کہ جب کوئی شخص رکوع سے عاجز ہو لیکن
 سجدے پر قادر ہو، (اس کا حکم نہ دیکھنے کی وجہ یہ ہے کہ) عموماً ایسا ہوتا نہیں۔ یعنی جب کوئی شخص رکوع سے عاجز ہوگا تو وہ
 سجدے سے بھی عاجز ہوگا۔ نہر (اور سجدے پر قادر ہوگا تو رکوع پر بھی قادر ہوگا)۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 684، دار
 المعرفة، بیروت)

سجدے پر قادر ہو تو بقدر قدرت جن نمازوں میں قیام فرض ہے ان میں قیام بھی کرے گا، چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں
 ہے : ”اذا عجز المريض عن القيام صلى قاعدايركع ويسجد كذا في الهداية... ولو كان قادرا على بعض القيام
 دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر حتى اذا كان قادرا على ان يكبر قائما... يؤمر بان يكبر قائما... وان عجز عن
 القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلى قاعدا بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع“ ترجمہ :
 جب مریض قیام سے بالکل عاجز ہو جائے تو بیٹھ کر رکوع و سجد کے ساتھ نماز پڑھے جیسا کہ ہدایہ میں ہے اور اگر مکمل قیام
 پر قدرت تو نہ ہو لیکن بعض قیام پر قادر ہو تو اسے حکم دیا جائے گا کہ جتنے پر قادر ہے اتنا قیام کرے یہاں تک کہ اگر وہ
 صرف تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنے پر قادر ہو تو اسے حکم دیا جائے گا کہ تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہے (پھر بیٹھ جائے) اور
 اگر کوئی شخص کھڑے ہونے اور رکوع و سجدہ کرنے سے عاجز ہو جائے اور بیٹھنے پر قادر ہو تو ایسا شخص بیٹھ کر اشارے کے
 ساتھ نماز پڑھے اور سجدے کے اشارے کو رکوع سے پست رکھے۔ (الفتاویٰ الہندیہ، جلد 1، کتاب الصلاة، صفحہ 149-150، دار
 الکتب العلمیہ، بیروت)

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے : ”(وان تعذرا) لیس تعذرها مشرطاً بل تعذر السجود كاف (أوماً قاعدا) وهو
 افضل من الايماء قائما (ويجعل سجوده اخفض من ركوعه) لزوما“ ملخصاً۔ ترجمہ : اور اگر رکوع و سجد دونوں
 نہیں کر سکتا، دونوں پر قدرت نہ ہونا شرط نہیں بلکہ صرف سجدہ کرنے پر قدرت نہ ہونا ہی کافی ہے (لہذا اگر سجدہ پر قدرت
 نہ ہو) تو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھے اور بیٹھ کر اشارے سے پڑھنا، کھڑے ہو کر اشارہ کر کے پڑھنے سے افضل ہے اور
 اس صورت میں سجدے کے اشارے کو رکوع سے لازماً پست رکھے۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 2، باب صلاة المريض، صفحہ 684
 -685، دارالمعرفة، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”گھڑا ہو سکتا ہے مگر رکوع و سجد نہیں کر سکتا یا صرف سجدہ نہیں کر سکتا مثلاً حلق وغیرہ میں پھوڑا ہے کہ سجدہ کرنے سے پہلے گا تو بھی بیٹھ کر اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بلکہ یہی بہتر ہے۔۔۔ اشارہ کی صورت میں سجدہ کا اشارہ رکوع سے پست ہونا ضروری ہے۔۔۔ اور سجدہ کے لیے زیادہ سر نہ جھکایا تو ہوا ہی نہیں“ ملقطاً۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 721، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مرض کے بڑھنے یا دیر سے ٹھیک ہونے کا ثبوت کن چیزوں سے ہوگا، اس کے متعلق فتاویٰ رضویہ میں سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”یہ بات کہ فلاں امر ضرر دے گا کسی کا فریا کھلے فاسق یا ناقص طبیب کے بتائے سے ثابت نہیں ہو سکتی، (بلکہ اس کے ثبوت کیلئے) یا تو خود اپنا تجربہ ہو کہ نقصان ہوتا ہے، یا کوئی صاف علامت ایسی موجود ہو جس سے واقعی ظن غالب نقصان کا ہو، یا طبیب حافظ مسلم مستور بتائے جس کا کوئی فسق ظاہر نہ ہو“۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد 1، حصہ دوم، صفحہ 621، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FAM-830

تاریخ اجراء: 27 محرم الحرام 1447ھ / 23 جولائی 2025ء



Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net